CLASSICAL ARABIC PROSE وردہ
MID TERM Semester 05 افضل

Ammara Qa

خطبة قس بن ساعدة الأيادي

اے لوگو! تم سب سنو اور غور کرو۔ بے شک جس نے زندگی گزاری وہ مر گیا اور جو مر گیا وہ فوت ہو گیا، اور جو کچھ ہے وہ آ کر رہے گا۔ رات اندھیری ہے، اور دن ساکن ہے، اور آسمان برجوں والا ہے، اور ستارے چمکدار ہیں، اور سمندر موجزن ہے، اور پہاڑ گڑے ہوئے ہیں، اور زمین بچھی ہوئی ہے اور نہریں بہہ رہی ہیں۔ بے شک آسمانوں میں خبریں ہیں، اور بے شک زمین میں نشانیاں ہیں۔ ان لوگوں کا کیا معاملہ ہوا جو چلے گئے ہیں اور نہیں لوٹ رہے؟ کیا وہ راضی ہو گئے ہیں یا وہ ٹھہرے ہوئے ہیں؟ یا چھوڑ گئے ہیں یا سو گئے ہیں؟ اے گروہ ایاد آباؤ اجداد کہاں ہیں اور سمت فرعون کہاں ہے؟ کیا تم میں سے زیادہ مال والے اور لمبی عمروں والے نہیں تھے؟ زمانے نے ان کو اپنے سینے سے پیس دیا ہے اور اپنی پریشانیوں سے اسے چیر پھاڑ دیا ہے۔

- جانے والوں میں جو پہلے گئے ہیں، صدیوں سے ہمارے لیے عبرت ہے
- جب میں نے موت کا راستہ دیکھا تو اس کے لیے واپسی کا راستہ نہیں ہے
- اور میں نے اپنی قوم میں سے چھوٹوں اور بڑوں کو اس کی جانب دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔
- ماضی کسی کی طرف نہیں لوٹا اور نہ مسافروں میں سے کوئی باقی ہے
- مجھے یقین ہو گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے جہاں قوم گئی ہے مجھے بھی ادھر ہی جانا ہے۔

وصية أعرابية لابنتها في ليلة زفافها

اے میری بیٹی! اگر ادب کے وافر ہونے کی وجہ سے وصیت چھوڑ دی جاتی تو میں اسے تیرے لیے چھوڑ دیتی اور لیکن یہ غافل کے

لیے یاددہانی اور عاقل کے لیے مددگار ہے۔ اور اگر عورت اپنے
کمال دار ہونے اور اس کی شدید حاجت کی وجہ سے اپنے
سے بے نیاز ہوتی تو تو اس قابل تھی کہ لوگوں میں ضرور سب سے
زیادہ بے نیاز ہوتی۔

اے میری بیٹی! تو اس فضا سے جدا ہو چکی ہے جس میں
تم نے جنم لیا ہے اور اس گھونسلے کو پیچھے چھوڑ دیا ہے جس میں تم اپنی
بوڑھی ہو اور اس گھونسلے کی طرف جا رہی ہو جسے تو نہیں جانتی اور
ایک ایسے ساتھی کی جانب جس سے تو واقف نہیں ہے۔ مجھ سے دس
باتیں / خوبیاں لے لو یہ تمہارے لیے قابل ذخیرہ ہیں۔ اس کے ساتھ
قناعت کی زندگی گزارو، سنو اور اطاعت کرنے میں اس کے ساتھ
عمدہ معاملہ کرو، اس کی آنکھوں کے پڑنے کی جگہ کا خوب خیال
رکھنا پس قباحت پر اس کی آنکھیں وقوع پذیر نہ ہوں۔ پھر
اس کے کھانے کا وقت جان لو، اور اس کی نیند کے وقت خاموشی
کا اہتمام کرنا۔ پس بے شک بھوک کی شدت شعلہ پیدا کرتی ہے
اور نیند میں خلل جھگڑا پیدا کرتا ہے، پھر اگر وہ رنجیدہ ہو تو اس
کے سامنے خوش رہنے سے بچو، اور اگر وہ خوش ہو تو اس کے پاس
رنجیدگی سے بچ کر رہنا، پس پہلی حالت کوتاہی ہے، دوسری حالت
کو خراب کرنے والی ہے، اور لوگوں میں اس کی سب سے زیادہ
عزت کرنے والی بن جاؤ، تو وہ تمہاری سب سے زیادہ عزت کرنے
والا بن جائے گا۔ اور جان لو بے شک تم محبت کو نہیں پہنچ سکتی یہاں
تک کہ تم اپنی رضا پر اسکی رضا کو اور اپنی پسند پر اسکی پسند کو
ترجیح دو اور یہ اصول اپنی پسند اور ناپسند میں مدنظر رکھو اور
اللہ تمہارے لیے بہتری کرے گا۔

خطبة حجة الوداع

العبارة الأولى:

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور بخشش مانگتے ہیں اور اسی سے توبہ کرتے ہیں اپنے نفس کی برائیوں کے شر سے، اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں. اللہ جسے ہدایت دے تو کوئی نہیں ہے جو اس کو گمراہ کرے، اور اللہ جسے گمراہ کرے تو کوئی نہیں ہے جو اس کو ہدایت دے اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں.

اے اللہ کے بندوں میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور تمہیں اس کی اطاعت پر ابھارتا ہوں اور اس کو کھولنے کی خواہش رکھتا ہوں جو بہتر ہے، اس کے بعد، اے لوگو مجھ سے سن لو میں تمہاری طرف وضاحت کرنے والا ہوں، پس میں نہیں جانتا شاید اس سال کے بعد اس جگہ جہاں میں کھڑا ہوں تم سے نہ ملو.

العبارة الثانية:

اے لوگو بے شک تمہارا خون اور تمہارا مال تم پر حرام ہیں کہ جب تم اپنے رب سے ملو جیسا کہ تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے میں، تمہارے اس شہر میں ہے. کیا میں نے نہیں پہنچا دیا، اے اللہ تو گواہ ہو جا پس تم میں جس کے پاس امانت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے لوٹا دے جس نے اسے اس پر امانت دار بنایا اور بے شک جاہلیت کا سود باطل ہے اور بے شک پہلا سود جس سے میں ابتداء

کرتا ہوں وہ میرے چچا عباس بن عبد المطلب کا سود ہے،
اور بے شک جاہلیت کا خون باطل ہے، اور پہلا خون جس
سے میں ابتداء کرتا ہوں وہ عامر بن ربیعہ بن حارث بن عبد
المطلب کا خون ہے اور بے شک جاہلی دور کی خصوصیات
ختم ہوتی ہیں سوائے کعبہ کی خدمت کے، حاجیوں کو پانی
پلانا اور ارادتاً قتل کرنا اور بغیر ارادے کے قتل کرنا، (ا
کے ساتھ اور پتھر کے ساتھ، پس وہ سو اونٹ دے گا، پس
جس نے زیادتی کی تو وہ اہل جاہلیت میں سے ہوگا۔

خطبة أبي بكر الصديق رضي الله عنه

انہوں نے اللہ کی تعریف کی اور اس پر ثناء کی۔ پھر فرمایا اے لوگو
بے شک میں تمہارا والی بنایا گیا ہوں اور میں تم میں سے بہتر نہیں
ہوں، پس بے شک اگر تم مجھے حق پر دیکھو تو پس میری مدد کرو
اور اگر تم مجھے برائی پر دیکھو تو میری اصلاح کرو۔ تم سب میری
اطاعت کرو اگر میں اللہ کی اطاعت کروں پس جب میں اس
کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت نہ کرنا۔ جان لو تم میں سے جو
طاقتور ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے یہاں تک کہ میں
اس کے لیے حق پکڑوں۔ تم میں سے جو کمزور ہے وہ میرے
نزدیک طاقتور ہے یہاں تک کہ میں اس کے لیے حق پکڑوں،
میں نے اپنی یہ بات کہہ دی ہے اور میں اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے
لیے بخشش مانگتا ہوں۔

(٥)

خطبة عمر بن الخطاب رضي الله عنه

انہوں نے اللہ کی تعریف کی اور اس پر ثنا کی پھر فرمایا: تم میں سے جو قرآن کے بارے میں سوال کرنے کا ارادہ کرے تو وہ ابی بن کعب کے پاس آئے۔ اور تم میں سے جو فرائض کے بارے میں سوال کرنے کا ارادہ کرے تو وہ زید بن ثابت کے پاس آئے اور جو فقہ کے بارے میں سوال کرنے کا ارادہ کرے تو وہ معاذ بن جبل کے پاس آئے اور جو مال کے بارے میں سوال کرنے کا ارادہ کرے تو وہ میرے پاس آئے پس بے شک مجھے اس کے لیے خزانچی اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔ بے شک میں عطا کرنے میں ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ابتداء کرتا ہوں پھر پہلے مہاجرین کو جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ہیں، میں اور اپنے صحابہ کو۔ پھر انصار کو جن کے گھروں میں ٹھہرے۔ اور ایمان میں سے پہلے، پھر جنہوں نے ہجرت میں جلدی کی میں انکی طرف عطا میں جلدی کروں گا، اور جنہوں نے ہجرت میں تاخیر کی تو میری طرف سے انکی عطا میں تاخیر کی جائے گی۔ پس کوئی آدمی تہمت نہ لگائے سوائے اپنی سواری کی بیٹھک پر۔ بے شک اپنے دوست کے بعد میں تم میں باقی رہا ہوں، پس میں تمہارے ذریعے آزمایا جاؤں گا اور تم میرے ساتھ آزمائے جاؤ گے۔ اور بے شک سارے کاموں میں سے کوئی چیز حاضر نہیں ہوگی تو میں اسے بغیر اہل جزا اور امانت کے سپرد نہیں کروں گا پس جو ~~میرے ساتھ~~ اچھا معاملہ کرے گا تو میں اس کے ساتھ اچھا معاملہ کروں گا اور لیکن جو برا کرے گا تو میں اس کے ذریعے اس کا معاوضہ کروں گا۔

خطبة الحجاج بن يوسف

نص الخطبة:

يا أهل العراق ... والحذاء -

ترجمہ:

اے اہل عراق، بے شک شیطان تمہارے بطن میں آگیا ہے پس وہ گوشت، اور خون اور جوڑ اور کانوں اور پہلوؤں اور ہاتھوں اور دل کے پردوں میں شامل ہو گیا ہے۔ پھر وہ دماغ اور کانوں کے پردوں تک، چلا گیا ہے پھر گھونسلہ بلند کیا پھر کشادگی سے بازو پھیلائے، پھر اس نے تمہیں منافقت اور بدبختی سے بھر دیا اور تمہیں مخالفت کرنے کا شعور دیا - تم نے اس دلیل کو پکڑ لیا ہے جس کی تم پیروی کرتے ہو، اور قائد جس کی تم اطاعت کرتے ہو اور مشیر جس سے تم مشورہ لیتے ہو۔ پس تجربہ کس طرح تمہیں نفع دے گا؟ یا کسی واقعہ سے تم کس طرح نصیحت، حاصل کرو گے اور وہ تمہیں اسلام سے روکے گا یا وہ تمہارے ایمان کو پھیر دے گا؟ کیا تم میرے اھواز کے ساتھی نہیں ہو جہاں تم نے فریب چلائے اور تم نے دھوکے میں جد وجہد کی اور تم کفر کے لیے جمع ہو گئے اور تم نے یہ گمان کیا کہ اللہ اپنے دین اور اپنی خلافت کو چھوڑ دے گا؟ اور میں تم کو دونوں اطراف سے پھینک رہا ہوں اور تم پناہ پکڑتے ہوئے پھسل رہے تھے اور تم جلدی سے شکست کھا رہے تھے، پھر زاویہ کے دن، اور زاویہ کا دن کیا ہے! جہاں پر تم نے شکست کھائی اور تم نے جھگڑا کیا اور تم نے چھوڑ دیا اور اللہ تم سے بری ہو گیا اور تم میں سے ہم نے خلیفہ مقرر کیا اور جب تم اپنے وطن کی طرف بھاگتے ہوئے اونٹ کی مانند پھر گئے، جو اپنے وطن سے کشش رکھتا ہے، تم میں سے کسی آدمی سے اس کے بھائی کے بارے

میں نہیں پوچھا جائے گا اور نہ ہی کسی باپ سے اس کے بیٹے کے بارے میں پوچھا جائے گا، یہاں تک کہ ہتھیاروں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور نیزوں نے تمہیں کاٹ ڈالا، پھر دیر جماجم کے دن اور دیر جماجم کیا ہے؟ یہ ایسی جگہ ہے جہاں بہادری والے معرکے برپا ہوئے۔ ایسی ضرب کے ساتھ جو کھوپڑی کو اس کی آرام گاہ سے ہٹا دے اور ایک دوست کو اسکے دوسرے دوست سے بھلا دے۔

اے اہل عراق، گناہوں کے بعد ناشکریاں اور خرابیوں کے بعد دھوکہ اور جھگڑوں کے بعد جھگڑے، اگر میں تمہیں تمہاری اصل کی طرف بھیجوں تو تم دھوکہ دو گے اور خیانت کرو گے اور اگر تم امن میں ہوتے ہو تو پریشان کرتے ہو اور اگر خوف میں ہوتے ہو تو منافقت کرتے ہو اور نیکی کا ذکر نہیں کرتے اور نعمت میں کسی کو شریک نہیں کرتے، کیا کسی سازشی نے تمہیں ہلکا کر دیا ہے یا تم کو کسی چغل خور نے بھٹکا دیا ہے یا کسی گنہگار نے تمہیں باعزت بنا دیا ہے یا کسی ظالم نے تم سے مدد طلب کی اور جبلت کا انکار کرنے والا تمہارا بازو بن گیا مگر اس نے اعتبار کر لیا اور تم نے اسے پناہ دی اور تم نے اسے عزت دی اور تم نے اسکی مدد کی اور تم اس پر راضی ہو گئے؟

اے اہل عراق، کیا فتنہ پرور فتنہ برپا کرتا ہے یا مدد طلب کرنے والا مدد طلب کرتا ہے یا کوے کی آواز نکالنے والا کائیں کائیں کرتا ہے یا دھاڑنے والا شیر کی سی آواز نکالتا ہے مگر کیا تم اس کی پیروی اور اس کی مدد کرتے ہو؟

اے اہل عراق، کیا تمہیں نصیحتیں منع نہیں کرتیں؟ کیا

واقعات بھی تمہیں نہیں جھوڑتے؟ پھر اہل شام کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:

اے اہل شام، بے شک میں تمہارے لیے شتر مرغ کی مانند ہوں جو اپنے جوزوں کی حفاظت کرتا ہے اور ان سے تکلیف کو ہٹاتا ہے اور ان سے پتھروں کو دور کرتا ہے اور انہیں بارش میں ان پر سایہ کرتا ہے اور انہیں چھوٹے جانوروں سے بچاتا ہے اور انکی بھیڑیوں سے نگرانی کرتا ہے. اے اہل شام تم ڈھال اور چادر ہو اور تم ہی وہ ہو جن کے لیے لباس اور جوتے تیار کیے جاتے ہیں.

نماذج أسئلة للمناقشة

السؤال الأول:

ناقش موضوع الخطبة في ضوء دراستك للخطبة

موضوع الخطبة لاستمالة قلوب أهل العراق إليه وحثهم على التعاون معه والوقوف إلى جانبه.

السؤال الثاني:

اكتب نبذة مختصرة عن حياة الحجاج بن يوسف الثقفي.

هو أبو محمد الحجاج بن يوسف الثقفي، ولد بالطائف سنة ٤١ھ ونشأ في أسرة فقيرة قليلة الجاه والسمعة، فكان والده يعمل معلما للصبيان، وورد أن الحجاج كان يساعد والده في مهنته فحفظ القرآن الكريم ودرس اللغة والأدب وقرأ الحديث النبوي صلى الله عليه وآله وسلم وتوفي الحجاج في سنة ٩٥ھ.

95

السؤال الثالث:
تحدث عن المناسبة التي قيلت فيها هذه الخطبة

قيلت هذه الخطبة بعد ذكر الحجاج -

السؤال الرابع:
من خلال دراستك للخطبة اذكر أهم سمات هذه الخطبة -

أهم سمات هذه الخطبة:

1- فيها المحاكمة والمناقشة المنطقية -

2- فيها قوة الحجة والبرهان واتباع الأسلوب المقنع -

3- تحتوي على العبارات الموجزة مع الوفاء بالغرض -

خطبة عمر بن عبد العزيز

ترجمة الخطيب:

عمر بن عبد العزيز الأموي هو ثامن
خلفاء بني أمية. ولد عمر بن عبد العزيز سنة إحدى وستين للهجرة
ولما كبر كان شغوفًا في طلب العلم لا يفارق مجلسه حتى أصبح مرجعًا
في العلم والفقه. توفي رحمه الله سنة واحدة ومئة ودامت خلافته
سنتين وخمسة أشهر وأربعة أيام، ودفن بدير سمعان.

نص الخطبة:

ہر سفر کے لیے ضروری زادِ راہ ہوتا ہے پس اپنی دنیا
سے اپنی آخرت کے لیے زادِ راہ تقوی لے لو اور تم اس شخص کی طرح ہو
جاؤ جو تعاون کرتا ہے جو اللہ نے اس کے لیے ثواب اور عذاب میں
تیار کیا ہے۔ پس تم ڈروگے اور ترغیب دوگے اور تمہاری مدت ہرگز
طویل نہیں ہوگی پس تمہارے دل سخت ہوگئے ہیں اور تم اپنے دشمنوں
کے سامنے جھک گئے ہو۔ پس بے شک اللہ کی قسم تمہاری امیدیں
وسیع ہو گئی ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ شاید وہ
شام کے بعد صبح کر سکے گا یا صبح کے بعد شام کر سکے گا۔ اکثر اوقات یہی
چیزیں موت کی تیاری میں رکاوٹ بن جاتی ہیں اور جو دنیا کو
ہی اپنا ٹھکانہ بنا لیتا ہے اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اس کے انجام
سے امن میں رہتا ہے پس جو دنیا سے علاج کرتا ہے جب کوئی بھی اسکو
تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرے طریقے سے اس کا علاج کرتا ہے پس وہ
اس پر کیسے مطمئن ہو سکتا ہے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے کہ میں
تمہیں اس چیز کا حکم دوں جس سے میں نے اپنے نفس کو دور کر رکھا
ہے پس اس سے میری تجارت کا مسخر ہوگا اور اس سے سو

اس جبلت ظاہر ہو جائے گی اور میرا مسکن واضح ہو جائے گا۔ اس دن جب کوئی نفع نہیں ہو گا سوائے حق اور صدق کے۔ پھر وہ دور ہے اور ان کے ساتھ باقی لوگ بھی دور ہے۔

نماذج أسئلة للمناقشة

۱. اشرح العبارة التالية:

إن لكل سفر... ثوابه وعقابه.

ترجمہ: بے شک ہر سفر کے لیے ضروری زادِ راہ ہوتا ہے پس تم اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لیے زادِ راہ تقویٰ لے لو اور تم اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تعاون کرتا ہے جو اللہ نے اس کے لیے ثواب اور عذاب میں تیار کیا ہے

تشریح: ہر سفر کے لیے ضروری زادِ راہ ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لیے زادِ راہ تقویٰ لے لو۔ تقویٰ سے مراد اللہ سے ڈرنا ہے اور اللہ کے نزدیک وہ سب سے زیادہ عزت والا ہے جو پرہیزگار ہے۔ اور فرمایا کہ اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تعاون کرتا ہے یعنی اللہ کی رضا میں راضی رہتا ہے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"وتزوّدوا فانّ خیر الزّاد التّقوى"

اور زادِ راہ ساتھ لے لیا کرو پس بے شک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔

۲. بيّن أهم مميزات الخطبة.

أهم مميزات الخطبة هي:

۱. هذه الخطبة واضحة المعنى جميلة السبك

٢. لا غرابة في عبارات هذه الخطبة ولا غموض فيها
٣. جاءت عبارات هذه الخطبة واضحة الأسلوب تدخل بسرعة إلى القلب

٣. ما المقصود بقوله " فترهبوا وترغبوا " وضح ذلا في ضوء دراستك للموضوع.

فترهبوا وترغبوا یعنی تم ڈرو گے اور ترغیب دو گے اس سے مراد یہ کہ تم تقوی اختیار کرو اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ترغیب دو۔

٤. وضح العبارة الواردة في الخطبة وهي " لا يصبح بعد إمسائه أو يمسي بعد إصباحه.

المراد بهذه العبارة لا يرى الإنسان بعد اليوم لأن قال الله تعالى "كل من عليها فان" أي كل شيء فان.

٥. ما هي الدروس المستفادة من الخطبة بين ذلا بمراجعة الخطبة.

الدروس المستفادة من الخطبة هي

i. التقوى

ii. الرجاء من الله

iii. الخوف من الله

iv. ذكر الموت

v. إصلاح القلب

٦. بين المعنى الإجمالي للخطبة.

مما لا شك فيه أن هذه الخطبة يتجلى فيها بوضوح

بأن المواعظ المؤثرة التي تخرج من القلب الطاهر لتقع في قلب المستمع الواعي والكفء إلى جانب ذلك قد حوت ألفاظ جيدة

توضيح الكلمات الصعبة

كلمة	توضيحها
زاد	متاع السفر
تزهدوا	تجافوا
الأمد	الأجل
تقسو قلوبكم	تشتد قلوبكم
تنقادوا	تخضعوا
أمل	رجاء
بسط	وسع
لا يدري	لا يعلم
المنايا	الموت
عواقب	مصير
يداوي	يعالج
صفقة	البيع
مسكنة	الفقر والضعف

خطبة المأمون في يوم الجمعة

ترجمة الخطيب:

المأمون: عبد الله أبو العباس بن الرشيد و
سنة سبعين ومائة في ليلة الجمعة. وكان أفضل رجال بني العب
حزمًا وعزمًا وحلمًا وعلمًا ورأيًا وهيبة وشجاعة وسماحة وله محاس
وسيرة طويلة.

نص الخطبة:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے اپنی ذات
کے لیے تمام تعریفیں خاص کر لی ہیں اور اس کو اپنی تمام مخلوق پر واجب
کر دیا ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اس سے مدد طلب کرتا ہوں
اور اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر یقین رکھتا ہوں اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا
کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اس کے
بندے اور رسول ہیں جنہیں اس نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا
تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب فرمائے اگرچہ مشرکوں کو ناگوار
گزرے. اے اللہ کے بندوں میں تمہیں اور اپنی ذات کو صرف اللہ سے
ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اس کے لیے جو اس کے پاس ہے عمل کرنے کی اور
وعدے کو پورا کرنے کی اور اس کی وعید سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں
بے شک نہیں سلامتی پا سکتا مگر جو اس سے ڈرے اور اس سے امید رکھے اور
اس کے لیے عمل کرے اور اس کو راضی کرے. پس اللہ کے بندوں تم اللہ
سے ڈرو اور اپنے اعمال کے ساتھ اپنی موت کی طرف جلدی کرو جو
زائل اور ختم ہو جائے گا اس کی بجائے اس کے لیے تجارت کرو جو باقی
رہے گا اور تم دنیا سے کوچ کر جاؤ گے پس تم میں سے جس نے کوشش
کی اور تم موت کے لیے تیاری کرو جس نے تم پر سایہ کر لیا ہے اور

لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو ان میں سے اچھے ہیں اور جان لو بے
شک دنیا ان کا گھر نہیں تھا پس ان کی تبدیل ہو گیا پس بے شک
اللہ عزوجل نے تمہیں بیکار پیدا نہیں فرمایا اور نہ ہی وہ تم کو بیکار
چھوڑے گا۔ تمہارے اور جنت اور دوزخ کے درمیان موت کے
سوا کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ وہ آ جائے بے شک مقصد تم کو کم کر رہا ہے اور
ایک گھڑی اس کو کم سے کم مدت میں ختم کر دیتی ہے۔ بے شک جو غائب ہے
وہ کھانے اگانے ہوئے ہے دو نئی چیزیں دن اور رات پیر گھڑی جلد از
جلد بھی آسکتی ہے بے شک وہ کامیابی کے ساتھ آ گیا بدبختی کے
ساتھ حق دار کے لیے جس کی عبادت عمدہ ہو پس بندہ اپنے رب سے
ڈرے اور اپنے نفس کو درست کرے اور اپنی توبہ کی طرف قدم بڑھائے
اور اپنے شہوت پر قابو پائے بے شک اس کی موت اس سے چھپی ہوئی
ہے اور اس کی امیدیں اس کو دھوکہ دینے والی ہیں اور شیطان اس
پر مقرر کر دیا گیا ہے جو اس کے لیے نافرمانیوں کو مزین کرتا ہے تاکہ
وہ اسے گمراہ رکھے اور اس کو توبہ کی امید دلاتا ہے تاکہ وہ سویا رہے
یہاں تک کہ موت اس پر حملہ آور ہو جاتی ہے جس سے وہ سب سے
زیادہ غافل تھا پس پر غفلت کرنے والے پر افسوس ہے پس اس کی
اس پر حجت ہو جائے گی یا اس کی خواہش اسے بدبختی کی طرف لے
جائے گی۔ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمہیں ان میں سے
بنائے جنہیں نعمت مغرور نہیں بناتی اور نہ ہی اللہ کی اطاعت سے
غافل کرتی ہے اور نہ ہی ان پر موت کے بعد کوئی مصیبت نازل ہوتی
ہے بے شک جو دعاؤں کو سننے والا ہے۔ اس کے قبضہ میں بھلائی
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پس وہ کرنے والا ہے جس چیز کا وہ ارادہ

نماذج أسئلة للمناقشة ③

١- قال "أوصيكم عباد الله ونفسي بتقوى الله" ثم اقد ذلك.

اس عبارت میں ماموں نے اپنی ذات اور اللہ کے بندوں کو تقوی یعنی اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کی ہے اس سے واضح ہوتا ہے نصیحت کرنے کے لئے اپنی ذات کو بھی یاد رکھنا چاہیے. جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے

"یایها الذین امنوا قوا انفسکم واهلیکم نارًا."

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچا

تقوی کا سب سے ادنی درجہ یہ ہے کہ شرک سے اجتناب کیا جائے اور سب سے اعلی درجہ یہ ہے کہ دل میں اللہ کے سوا کسی بات کا خیال بھی نہ آنے دیا جائے. ایک اور جگہ قرآن پاک میں ارشاد ہے.

"خیر الزاد التقوی"

بہترین زاد راہ تقوی ہے"

٢. ما المقصود بقوله "بادروا آجالكم بأعمالكم" وضح ذلك في ضوء دراستك للموضوع.

استرعي انتباه المستمعين فطلب منهم الاهتمام بالأعمال الصالحة

٣- بين أهم مميزات الخطبة التي تمتاز بها من الخطبات الأخرى.

أهم مميزات الخطبة هي:

١. إنها أروع أسلوبًا وأشد بيانًا وأعذب لفظًا

٢. فيها وصايا ذات أهمية بالغة تعتبر مبادي الدين الحق.

٣- فيها إثارة عوامل الرهبة بالنسبة للدنيا والشيطان.

٤. اشرح العبارة التالية شرحًا وافيًا.

"إن الله عزوجل لم يخلقكم عبثًا ولم يترككم سدى"

اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی بغیر مقصد کے پیدا نہیں کیا، اور اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور دنیا میں اسلیے بھیجا تاکہ وہ آزمائے کہ ان میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے وہ کسی کو بھی بیکار نہیں چھوڑے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون"۔

"اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

ایک اور جگہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"الذي خلق الموت والحيوة ليبلوكم ايكم احسن عملا، وهو العزيز الغفور"

"جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے۔ وہ زبردست بخشنے والا ہے۔"

٥. ماذا رأيك في قوله "الشيطان موكل به يزين له المعصية ليركبها".

الشيطان موكل به يزين له المعصية ليركبها كأنه وضح ذلك بأن الشيطان عدو مبين للإنسان وهو راضٍ أن يطاع فيما دون الله مما تحقرون من الأعمال.

٦. أذكر الكلمات التي اختتم بها المأمون خطبته في يوم الجمعة.

الكلمات التي اختتم بها المأمون هي:

"إنه سميع الدعاء، بيده الخير وهو على كل شيءٍ قدير، فعال لما يريد

٧. بين الدروس المستفادة من الخطبة.

الدروس المستفادة من الخطبة هي:

التنجز لوعده، والخوف لوعيده، وبادروا آجالكم بأعمالكم.

كلمة	توضيحها
ليظهره على الدين كله	يجعله عاليًا على الدين كله
بادروا	اسرعوا
آجال	الموت
ترحلوا عن الدنيا	ابتعدوا عن الدنيا
سدى	الشيء لا قيمة له
الأوبة	المآب
شقوة	ضد السعادة
لا تبطره	لا تجعله مغرورًا
فزعة	خوف
فعال	من فعل يفعل وهو اسم
المبالغة	غلو الأمر.

ميزات الكتاب:

١- وقد اعتمد ابن المقفع على الحوار والسرد والاستطراد.
٢- وكذلك استخدم السجع في أسلوبه
٣- كما تضمنه أسلوب ابن المقفع بعض الصور البيانية مثل التشبيهات والاستعارات وغير ذلك.

التعريف بكتاب "ألف ليلة وليلة"

هو كتاب يضم مجموعة من الحكايات وهذه الحكايات مقسمة بحيث نقرأ كل جزء منها في ليلة. والكتاب من أصل فارسي، وقد قام ابن المقفع بترجمته ونقله من اللغة الفارسية إلى اللغة العربية.

ميزات الكتاب:

١- لو قرأنا أي حكاية من حكايات كتاب ألف ليلة وليلة لوجدنا أنها مليئة بالفقرات المسجوعة التي اعتمد عليها ابن المقفع سرد حكاياته ومن خلال الحوار الذي أداره في أثناء قص قراءاته.
٢- ويمتاز أسلوبه بخلوه من المفردات الغريبة.
٣- وهو أسلوب يعتمد على السرد والحوار والوصف.

توضيح الكلمات الصعبة

كلمة	توضيحها
الأوان	الزمن
أعوان	مساعد

ربوع	رياض
سفوح	غير محجون
دهان	طلاء بالزيت
طاعن في السن	متقدم في السن
مضرة	ضرر
حشائش	جمع حشيش
الأعشاب	جمع عشب

(٢٤)

لا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب:

يبين الرسول صلى الله عليه وآله وسلم طبيعة الإنسان الذي لا يشبع أبدًا ولا يقنع إلا بالتراب.

تهادوا تحابوا:

يوضح الرسول صلى الله عليه وآله وسلم أن من الأشياء التي تزيد المحبة والألفة بين أفراد المجتمع الإسلامي تبادل الهدايا.

ادب الكاتب لابن قتيبة

اسم الكاتب أبو محمد عبد الله بن مسلم بن قتيبة

مولده ٢١٣ هـ   وفاته ٢٧٦ هـ

الأمالي لأبي علي القالي

اسم الكاتب إسماعيل بن القاسم أبو علي القالي

وفاته ٣٥٦ هـ

البيان والتبيين للجاحظ

اسم الكاتب أبو عمرو بن بحر الجاحظ

مولده ١٦٠ هـ   وفاته ٢٥٥ هـ

255